خودکشیوں نے ہانگ کانگ میں مغربی تہذیب کو بے نقاب کردیا

مغرب میں ترقی، خوشحالی وخودکشی مترادف الفاظ ہیں

ہانگ کانگ سے تعلق رکھنے والے درسی کتاب کے مقبول ترین مصنف نے جس کی کتاب بڑے پیمانے پر فروخت ہوئی بائیس منزلہ عمارت سے کود کرخودکشی کرلی کیوں کہ وہ کام کی زیادتی کی وجہ سے اپنی زندگی سے ناخوش تھا۔ عالمی مالیاتی مرکز ہانگ کانگ میں سخت محنت کرنے والے مغربی طرزِ زندگی سے اکتا کرخودکشی کرنے کا رجحان تیزی سے بڑھ رہا ہے اس واقعہ نے ہانگ کانگ میں عوامی بحث کا دروازہ کھول دیا۔

ہانگ کانگ یونیورسٹی کے Center of Sucide Research and Prevention کے ڈائریکٹر Paul Yip کا کہنا ہے کہ ’’ہانگ کانگ کا معاشرہ ایک مریض معاشرہ ہے‘‘۔ لوگوں کو اپنے کام کی جگہوں پر بے تحاشہ دباؤ کا سامنا ہے۔ آپ کو یکساں کام کرنے والے ہر تین میں سے دو آدمی زیادہ سے زیادہ مالی فوائد اور پیداوار حاصل کرنے کی دوڑ میں مصروف نظر آئیں گے۔ ہانگ کانگ میں خودکشی کا رجحان ایک لاکھ افراد پر ۱۸ء۶ فی صد ہے جو کہ دنیا کے اوسط سے ۱۴ء۳ فی صد زیادہ ہے ماہرین کے مطابق یہ شرح کام کرنے والی عمر کے پیشہ ور افراد اور غیر ہنر یافتہ کارکنوں میں روز بروز بڑھ رہی ہے۔ ۲۰۰۳ء میں خودکشیوں کی تعداد ۱،۲۶۴تھی جو کہ ۲۰۰۲ء سے ۱۴ء۱ فی صد زیادہ ہے۔ یہ تعداد ۱۳ افراد یومیہ کی شرح سے زیادہ ہے۔ پیشہ ور افراد میں خودکشی کی شرح ۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۴ء کے دوران میں ایک لاکھ افراد پر ۲ء۲۸ سے بڑھ کر ۱۹۹۹ء سے ۲۰۰۳ء میں ۷ء۳ ہوگئی تھی اور سرکاری اعداد وشمار کے مطابق اس تعداد میں تین گنا اضافہ ہو چکا ہے۔

تجزیاتی (clinical) ماہر نفسیات پال وونگ جنھوں نے "Depressed Little Prince" کا مواد مرکز خودکشی کی ویب سائٹ کے لیے تحریر کیا تھا کا خیال ہے کہ شہر میں بے شمار ایسے افراد ہیں جو ذہنی دباؤ (ڈپریشن) کا شکار ہیں اور اس ضمن میں کسی بھی قسم کی مدد طلب کرنے میں جھجھک محسوس کرتے ہیں اس کا کہنا ہے کہ ہانگ کانگ کے شہریوں کا خیال ہے کہ ڈپریشن ایک نفسیاتی بیماری ہے جو کہ پاگل پن کے مساوی ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق دنیا بھر میں مختلف بیماریوں کے اسباب میں ذہنی دباؤ (ڈپریشن) کا نمبر چوتھا ہے جو کہ آئندہ دو دہائیوں میں دوسرے نمبر پر ہو جائے گا۔ کئی ماہرین کا خیال ہے کہ ہانگ کانگ کے شہریوں کی خودکشی کی ایک وجہ مالی عدم استحکام بھی ہے۔ یہ مالی عدم استحکام اعلیٰ ترین معیار زندگی کے حصول کی خواہش کا سبب ہے ورنہ عام آدمی کی آمدنی افریقہ، ایشیاء سے سو گنا زیادہ ہے لیکن معیار زندگی تو پانچ سو گنا زیادہ ہے۔

ساحل فروری ۲۰۰۶ء